قادیانی اور قادیانی نواز لابی کو پروان چڑھایا گیا۔ ۱۹۵۳ء کی طرح سرکاری وسائل کو قادیانیت کی ترویج کے لیے استعمال کیا گیا اور ایوانِ صدر اور ایوانِ اقتدار کی بالکونیوں پر نظر رکھنے والوں کو قادیانی آسانی سے نظر آنے لگے اور ایسے محسوس ہونے لگا کہ تحفظ ختم نبوت کے متعلق دستوری فیصلوں کو سبوتاژ کرنے کے لیے بعض مقتدر شخصیات پہلے سے زیادہ سرگرم ہوگئی ہیں۔

تا دمِ تحریر پرویز مشرف لندن میں اپنے قادیانی میزبان بریگیڈیئر (ر) نیاز کے ہاں مقیم ہیں اور شاید ملک کو مزید کمزور کرنے کے لیے وہاں کوئی نئی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ چند روز پیشتر مبینہ طور پر وفاقی وزیر اطلاعات اور وفاقی مشیر داخلہ نے صدرِ پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ لاہوری و قادیانی مرزائیوں والی قراردادِ اقلیت کو ختم کرنے کے لیے پارلیمنٹ میں قرارداد ''اب لے آنی چاہیے''۔ تاہم صدرِ پاکستان نے اس سے ''اتفاق'' نہیں کیا۔ ہماری اطلاعات کے مطابق بعض ذمہ دار حلقے اس کام کے لیے حد سے زیادہ سرگرم ہو چکے ہیں۔ ایسے میں قادیانی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لیے ''متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' کا قیام عمل میں آجانا ایک اچھی خبر ہے۔

گزشتہ دنوں (۲۷ر نومبر) کو لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے دفتر میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی کی سرپرستی میں اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے صدر مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی زیر صدارت متحدہ تحریک ختم نبوت کی مرکزی رابطہ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں تمام مکاتبِ فکر اور دینی جماعتوں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال کے حوالے سے رائے عامہ کو منظّم اور بیدار کرنے کے لیے ابتدائی سطح کا پہلا ''تحریک ختم نبوت علماء کنونشن'' ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۸ر دسمبر کو لاہور کے ہمدرد ہال میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جو صبح دس بجے سے لے کر ۲ بجے تک جاری رہے گا اور اس میں شرکت و خطاب کے لیے تمام مکاتبِ فکر اور دینی حلقوں کی نمائندگی یقینی بنانے کے لیے مولانا عبدالرؤف فاروقی کی سربراہی میں ایک گیارہ رکنی آرگنائزنگ کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جس کا ایک مشاورتی اجلاس ۶ر دسمبر کو دفتر احرار لاہور میں ہو چکا ہے۔ جبکہ رابطہ کمیٹی اور آرگنائزنگ کمیٹی کا ایک مشترکہ اجلاس ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۵ر دسمبر کو جامع مسجد خضریٰ سمن آباد لاہور میں ہوگا۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ کنونشن کا ایجنڈا بھی طے کیا جائے گا۔ اس موقع پر ہم دینی حلقوں کے ساتھ ساتھ محبِّ وطن سیاسی حلقوں سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی سازشوں کے حوالے سے ''بادی النظر'' پر بھی نظر رکھیں اور سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس اہم ایشو پر اپنا کردار ادا کریں کہ یہی امتِ مسلمہ کی مضبوط ترین قدرِ مشترک ہے۔

اللہ تعالیٰ اس جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار فرمائیں اور ہم سب کو اخلاصِ نیت سے کام کرنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین، یارب العالمین!

ترتیب وانتخاب: ذوالکفل بخاری

اذان کے بعد

چند مسنون ومقبول اعمال

[۱] اذان سننے والا وہی الفاظ دہرائے جو مؤذن کہہ رہا ہے۔ مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمُ کہے۔ چونکہ کلماتِ اذان ذکر ہیں۔ لہٰذا سننے والے کو چاہیے کہ انہی الفاظ کو دہرائے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ سے نماز کی دعوت دی جا رہی ہے تو سننے والے کو چاہیے کہ اس دعوت پر عملی قدم اٹھانے کے لیے کسی خاص کلمے کے ذریعے سے مدد مانگے اور وہ خاص کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِّیِ الْعَظِیْم ہے۔

[۲] کلمہ شہادت: (اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ) پڑھ کر یہ پڑھے...... رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبّاً وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِا لْاِسْلَامِ دِیْناً.
اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہوں کی مغفرت فرما دیں گے۔

[۳] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے۔ افضل واکمل درود، درودِ ابراہیمی ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے۔

اَللّٰھم صلی علی محمد وعلی اٰلِہٖ محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید. اَللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰلِ ابراھیم انک حمید مجید.

[۴] (الف) یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخلِفُ الْمِیْعَادُ. (بخاریؒ، بیہقیؒ)

بعض لوگ ''والفضیلۃ'' کے بعد ''والدرجۃ الرفیعۃ'' اور ''وعدتہ'' کے بعد ''وارزقنا شفاعۃ یوم القیامۃ'' کا اضافہ کرتے ہیں اور اس دعا کو ''یاارحم الراحمین'' پر ختم کرتے ہیں۔ ان اضافوں کی حدیث پاک میں کوئی اصل نہیں ہے۔